لمسِ یزداں

یُونس فرانس

جُملہ حقُوق بحق شاعر محفُوظ

کِتاب ــــــــــــــــــــــــــــــــــ لمسِ یزداں

شاعر ــــــــــــــــــــــــــــــــــ یُونس فرانسِس

پہلاایڈیشن ــــــــــــــــــــــــــــــــــ مارچ2021

پرُوف رِیڈنگ اور ترتیب ــــــــــــــــــــــــــ نینسی یُونس

کمپوزنگ ــــــــــــــــــــــــــــــــــ یُونس فرانسِس

سرِورق ــــــــــــــــــــــــــــــــــ نینسی یُونس

تعداد ــــــــــــــــــــــــــــــــــ 500

قیمت ــــــــــــــــــــــــــــــــــ 300روپے

رابطہ برائے کتاب

Younis Francis
Mob: 00 44 7504721294

Nancy Younis
Mob: 00 44 7504721295
Email: revd.younis@gmail.com

پرنٹر: جیمز جون میری

jjmhannook@gmail.com

اِنتساب

اپنے والدین

حفیظہ فرانسس

اور

فرانسس بھاگے

کے نام

اظہارِ تشکر

میں دل کی گہرائیوں سے ممنون ہوں

- محترم یوسف پرواز، فادر خالد رشید عاصی اور فادر تائمن بلونت سنگھ کا:

جنہوں نے اپنی مصروفیات سے وقت نکال کر میری اس کتاب پر اِظہارِ خیال کیا۔

-پروفیسر ظفر جوزف کا:

جنہوں نے قدم قدم میری حوصلہ افزائی کی اور اس کتاب میں شامل مختلف گیتوں اور غزلوں کو موسیقی اور آواز بخشی۔

- نینسی یونس کا:

جنہوں نے اس کتاب کی ترتیب اور تزئین و آرائش میں اہم کردار ادا کیا۔

- شمعون مسیح کا:

اُن کی محبت، حوصلہ افزائی اور مالی معاونت کے لئے

اور اپنے ان سب دوستوں اور محسنوں کا جنہوں نے اس سارے سفر کے مختلف مراحل میں میری راہنمائی اور حوصلہ افزائی کی۔

فہرست

لمسِ یزداں-ایک دعا ۔۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خالد رشید عاصی
لمسِ یزداں- حرفِ حیات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یوسف پرواز
لمسِ یزداں-ایک روحانی سفر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نینسی یُونس
لمسِ یزداں-رُوح کی پُکار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تائمن بلونت سنگھ

تیرا مشکُور ہوں زِندگی کے لئے

آؤ مِل کر کریں دُعا سب

فرزندیت مجھے بخشی

مُجھ کو گِرنے خدا نہیں دیتا

اُجڑے گُلشن سنوار دے پھر سے

جِس نے جلوہء خدا کُوبکُو دیکھا ہے

دِل بدل دیتا خیالات بدل دیتا ہے

یہ سوچ کے میں نے

بڑھایا ہے ہاتھ

اپنا

زِندگی کو سنوار دیتا ہے

مُشکلوں کو آساں وہ کر دیتا ہے

بس خدا پر یقیں رکھتا ہوں

جو زمیں اور آسماں میں ہے

میرے لئے وہ راہ میں چراغ جلائے رکھتا ہے

چلو اِک کام کرتے ہیں

وقت

اچھا　　　　یا　　　　بُرا

نہیں　　ہوتا

چُپکے سے جو چُھوا تھا پیراہن

ہوتا ہے جِس دل میں ڈیرا اِیماں کا

سب تیرا ہے

آساں ہر راستہ ہو جاتا ہے

اُس سے سیکھو مُحبتیں کرنا

خُود بہت ہی بے حال تھا لیکن

زِندگی یُوں بسر میں کرتا ہوں

رات گُزرے گی سحر آئے گی پھر یہاں

سب کی نیکی و خطا پر نظر رکھتا ہے وہ

دِل نیا میرا کر دیا اُس نے

چھائی ہے ہر سُو ہی اُداسی پھر

سب خبر ہے اُسے میرے احوال کی

مُجھے اپنا لیا اُس نے

گو تھی معلوم میری حقیقت اُسے

محبت کی اب اِنتہا دیکھی ہے

اِنسانوں کی طرح تو نہیں سوچتا خدا

دُنیا میں تو باکمال تھا وہ

اَپنوں کے لئے تو جاں دیتے ہیں سبھی یہاں

پل میں ایسا کمال کر دے گا

اِس کڑے وقت میں بھی میں تنہا نہیں
اِس وَبا سے نجات دے سب
پیار کی نئی ہی اِک رسم ڈالی ہے اُس نے
اُلجھنوں کا تری وہ حل دے گا
خوف مت کر بچاؤں گا تجھ کو میں پھر
موت کا زور بھی توڑ ڈالا ہے اب
گرجا گھر بند ہو گئے تو کیا
مُجھ سے کرتا ہے محبت بے شمار وہ
ہر خلش دِل سے مٹا دی اُس نے
مُجھ سے ہرگز جُدا نہیں ہوتا
بِن خدا کے کوئی سہارا نہیں
راہ حق اور زِندگی تُو ہے
خوف دُشمن کا نہیں ہے مجھ کو اب
خواب آنکھوں میں زِندہ ہے اب تک
مُجھ کو اپنی پارسائی پر نہیں اصرار لیکن
ماں- مجھ پہ اپنی وہ جان دیتی ہے
کوئی چھاؤں نہیں جہاں میں ماں جیسی
رُوح کے پھل تو کر عطا مجھ
اِس قدر پختہ ایماں ہے میرا
زمین اور آسماں پر اختیار رکھتا ہے
پانی پتھر سے وہ نِکالتا ہے
اُس کی رحمت شمار کرتا ہوں

کرتے ہیں جو بے سکوں اوروں کو
میں عکس ہوں ذات کا اُسی کی
دیپ سے دیپ جلاتے جاؤ
جستجو دِل میں جگائے رکھنا تم
مُجھ کو جو سکوں سجدے میں مِلا
خداوند نے ہے یوں مجھے اب بحال کیا
کِس قدر ہی باکمال تھا وہ
رُوح سے اپنے وہ بھر دیتا ہے
اُس کا ہوں جِس نے مجھے زِندگی دی ہے
جَلا کر اُس نے دیپ الفت کے
چاہنے سے کِسی کے بُرا نہیں ہوتا
پینے کو ایسا وہ جَل دیتا ہے
سولی پر خون اپنا بہا دیتا ہے
جھکنا ہر در پہ ہی اچھی عادت نہیں
دُور میرے سبھی
تو ڈر
کر دے
اُس کی قدرت کا کرشمہ ہیں زمین و آسماں
اُس کے غصے سے یہ غافل کیوں ہے اب
وقت نے یہ عجب لی ہے انگڑائی اب
جو عہد ہُوا تھا تب عدن میں

زِندگی اِک حکایت سی لگتی ہے اب
ہر ایک لمحہ عطا ہے اُس کی
سب تیرے لئے ہے۔
اب اُسے آزما کے دیکھا ہے
جو خزاں کو بہار دیتا ہے
کچھ سبب تو ضرُور اِس وبَا کا ہو
وہ عروج و زوال جانتا ہے
مرا خدا تو ہمیشہ کمال کرتا ہے
دیپ دائم جلائے رکھنا تم
مُجھ کو پَروں میں چُھپا خدایا
کر دیتا ہے خدا مالا مال برکتوں سے
میں جو بھی مانگوں مِل جاتا ہے
اِمتحاں اُس کے پیار کا تھا کڑا
جب بھی تنہا ہوتا ہوں
اِس دنیا سے خدا نے اِتنا پیار کیا
زِندگی مجمُوعہ تضادات کیوں ہے
تُو میرے چار سو ہو
بقا
درس جو وقت سکھاتا ہے ہمیں
وہ مُجھ پر کتنا مرتا تھا
جیسے ہر اِک جھاڑی میں خدا نہیں ہوتا
آگ سب کچھ ہی جَلا دیتی ہے

روز وشب وہ ہمارے جانتا ہے
پَل میں سب ہی بدل دیتا ہے وہ یہاں
تُو بوجھ اپنا اگر خداوند پہ ڈال دے گا
اِدراک
ہر گھڑی اپنے خدا پر بھروسہ ہے مجھے
ٹوٹنے کو ہو جب بھی آس تو وہ مہیا کرتا ہے
پھر تو اپنا بیٹا بھیج
خداوند نے ایسی خُوشی مجھ کو دی ہے
وہ جو ماضی مستقبل اور حال دیتا ہے
روگ جب لادوا ہوتا ہے
میرے گھر پہرہ ہے ہوتا اب دعا کا
مُجھ کو کہیں سکوں نہ ملا تجھ بن
جب بھی ایماں پختہ ہوتا ہے
فضل تیرا ہی بس میرے لئے تو کافی ہے
وہی اِبتدا اور وہی اِنتہا ہے
اپنے میں سُمندر وہ آپ ہے
مُجھ کو امن کا وسیلہ بنا دے
ہر ایک دل میں مجسم ہوتا خدا آج بھی ہے
جلَا کر اُس نے دیپ الفت کے
اُس کی رحمت شمار کرتا ہوں
تاک ہُوں میں تو اور تم ہو شاخیں مری
شیروں سے وہ بَچا لیتا ہے

کُل جہاں کا ہی بادشاہ ہے وہ
آسماں کی سمت میں نظریں لگائے رکھتا ہوں
روز کی روٹی
وہ جانتا ہے میرے راز سب
سر بسجدہ جو بھی صبح و شام ہوتے ہیں
اِلتجا

لمسِ یزداں-ایک دُعا

دُنیا میں ہر انسان حُسن و جمال سے متاثر ہوتا اور شاعری سے شغف رکھتا ہے۔
ہر آنکھ خوبصورتی کی تلاش میں رہتی اور رنگوں کو ڈھونڈتی ہے۔
حُسن، خوبصورتی اور رنگ خدا کی محبت کی شاعری ہیں۔

خدا پہلا شاعر ہے جو کائنات کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے اور کہتا ہے۔
اچھا ہے۔ اچھا کہنا اور اچھا تخلیق کرنا شاعر کا کمال ہے۔

یہ کمال یُونس فرانس کی شاعری میں
چاند، چراغ اور
جگنو کی طرح چمکتا نظر آتا ہے۔
یُونس فرانس کا محبوب محبت،
زِندگی اور
روشنی کا خدا ہے۔

وہ اپنی شاعری میں خدا سے دعا کرتا اور حمد وثنا کرتا دکھائی دیتا ہے۔ بڑی سچائی کے ساتھ شاعر اپنی پہلی کتاب لمسِ یزداں میں خدا کو چھونے کی لگن میں لگا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ میں صرف اسے چھو ہی لوں تو شفا پاؤں گا۔

لمسِ یزداں کی خوبصورتی یہ ہے
کہ اِس کو پڑھنے والے کو احساس ہوتا ہے کہ وہ دعا کر رہا ہے۔

اِس کتاب میں

دعا،

خدا،

یقین،

ایمان اور زندگی جیسے الفاظ بار بار ملتے ہیں۔

لگتا ہے کسی نبی کا صحیفہ پڑھ رہے ہیں۔

شاعر اپنے دھیان وگیان سے کشید کی ہوئی خیال کی مے کو قربانی کے پیالے میں ڈال کر خدا کے دستر خوان پر لاتا ہے۔ شاعری کے اصولوں میں

بندشیں لازمی ہوں گی مگر

مظلوم کی چیخیں،

بھوکے کا رونا

اور مومن کی دعا

خداوند کی بارگاہوں میں شاعری ہی ہوتی ہے۔

اس کتاب کی شاعری کو انبیاء کی صدا کی طرح سنا جائے
اور داؤد کے زبوروں کی مانند گایا جائے۔

فادر خالد رشید عاصی
فیصل آباد

لمسِ یزداں- حرفِ حیات

یُونس فرانسس کے مجموعہء کلام لمسِ یزداں پر مجھے اظہار خیال کرنا ہے۔ میرے لیے یہ ایک اعزاز ہے۔

میں یُونس فرانسس اور اُن کی شاعری سے فیس بک کے ذریعے متعارف تھا۔ میں شاعر اور اس کی شاعری کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ میری نظر میں موصوف اس لیے بھی قابل عزت و احترام ہیں کیونکہ وہ مبشرِ انجیلِ مُقدس اور خداوند خدا کے ایسے مخلص کرم چاری ہیں جو محبت کے پرچارک ہونے کے ساتھ ساتھ محبت کو انسانی زندگی میں مہا فوقیت دیتے نظر آتے ہیں۔ محبت کے بل بوتے پر وہ خود کہتے ہیں۔

مُجھ کو ایسے خدا نے کھڑا کر دیا
میرے قد سے بھی مُجھ کو بڑا کر دیا

لمسِ یزداں خداوند خدا کی ستائش، حمد وثنا اور تمجید وپرستش کو مدنظر رکھ کر نہایت موثر انداز میں لکھا گیا مجموعہء کلام ہے۔ شاعر نے لمسِ یزداں میں شامل ایک ایک شعر میں بائبل مُقدس اور مسیح یسوع کی تعلیمات، مذہبی زندگی، مسیحی فلسفہء حیات، مسیح فلسفہء نجات اور روایات کو مقدم رکھا ہے۔اور کسی مقام پر بھی مسیحی ضابطوں اور حدود کو عبور نہیں کیا۔ نیز قاری کے لیے بھی اِنحراف کی گنجائش نہیں چھوڑی۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ بائبل مقدس کلامِ الٰہی ہے۔اور مسیحیت نجات بخش عالمگیر مذہب ہونے کے ساتھ ساتھ ایک سدابہار لازوال سچائی ہے جو انسانی نجات اور ابدی زندگی پانے کا واحد مستحکم راستہ ہے۔اس لیے یُونس فرانسس نے اپنی انمول تخلیق لمسِ یزداں کو کلامِ مقدس کی روشنی میں تخلیق کیا ہے۔ لگتا ہے شاعر کے ایمان کی بصیرت نے اس کی راہنمائی فرمائی ہے۔کیونکہ وہ یوں دعا گو ہیں:

اُجڑے گلشن سنوار دے پھر سے

وہ ہی

ر ا

لمسِ یزداں کی شاعری سے میں نے یہ بات اخذ کی ہے۔ کہ یونس

فرانسس کا بائبل مقدس، مسیحی تعلیمات اور مسیحی فلاسفی کا دقیق و عمیق مطالعہ ہے۔ اِسی گہرے مطالعہ اور تحقیق کے عکاس اس کے اشعار ہیں۔

زِندگی یوں بسر میں کرتا ہوں
ہر دُکھی دل میں گھر میں کرتا ہوں

یُونس فرانس نے غزلوں کے علاوہ اپنے مجموعہ کلام کو قطعات، نظموں اور انفرادی اشعار سے بھی مزین کیا ہے۔ آپ اپنے ذوق و تسکین اور روحانی قوت کے لئے مندرجہ ذیل نظمیں پڑھ کر فیض یاب ہو سکتے ہیں۔ مثلاً":

سب تیرا ہے
تجدیدِ وفا
امن کا وسیلہ بنا دے

بائبل مقدّس کی آیات کو جس خوبصورتی سے اشعار میں ڈھالا گیا ہے وہ شاعر کی علمِ الہیات پر دسترس کی بہترین مثال ہے۔

وہ جس انداز سے باآسانی موضوعات کو اپنی شاعری میں ڈھالتا ہے ایسی مثالیں کم یاب ہیں۔ جب کہ میرے نزدیک مذہبی ضابطوں میں رہ کر شاعری کرنا آسان کام نہیں ہوتا۔ منفرد بات یہ بھی ہے کہ شاعر نے کسی

جگہ بھی مسیحی تعلیمات اور نظریات کی حدود کو عبور نہیں کیا۔ شعری استعاروں، تشبیہات اور شعری خیال آرائی کو اپنے سنجیدہ مضامین پر حاوی نہیں ہونے دیا۔ یہی وجہ ہے کہ پوری کتاب میں اس نے کسی بھی آیت، مسیحی نظریہ، مذہبی روایات اور تاریخی صداقتوں کو مجروح نہیں کیا۔ بلکہ بڑی سادگی اور سچائی سے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ سادہ اور عام فہم الفاظ میں پیش کیا ہے۔ تاکہ اس کا قاری دیگر تشریحات میں نہ الجھے۔ اس انداز نے لمسِ یزداں کے حسن کو مزید نکھارا ہے۔

لمسِ یزداں میں زبان عام مومنین کو مدنظر رکھ کر استعمال کی گئی ہے۔ یعنی سادہ، سہل، عام فہم اور روزمرہ کی زبان جسے ہر طبقہ فکر اور اوسط استعداد کا قاری آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ یہاں شاعر اپنے مقاصد میں کامیاب نظر آتا ہے۔

راہ حق اور زندگی تو ہے
مردہ روحوں کی تازگی تو ہے

اب تمنا کوئی نہیں دل میں
منزل

یُونس فرانسس نے نہایت خوبصورتی کے ساتھ بائبل مقدس کا اطلاق ہماری

روزمرہ اور عملی زندگی سے کیا ہے۔ وہ اپنے اشعار میں خداوند کی تمجید و ستائش اور قدرت کاملہ کی بات کرتا ہے۔ جو اس کے مسیحی ایمان کی پختگی کی علامت ہے۔ وہ پیار، محبت، رواداری، باہمی رفاقت، خدا کے فضل و کرم اور شکر گزاری کی بات کرتا ہے۔ اور اسے عقیدے کی پختگی سے عبارت کرتا ہے۔ وہ مسیح خداوند کے معجزات کو دہراتا ہوا نظر آتا ہے۔ وہ ایمانداروں اور راست بازوں کی زندگیوں میں مزید معجزات کے ظہور کا متمنی ہے۔ وہ خدا کو محبت جانتا ہے اور محبت کو خدا کا درجہ دیتا ہے۔ آیئے یونس فرانسس کی زبانی سنیئے:

چلو اک کام کرتے ہیں
محبت عام کرتے ہیں

یہ تن اور من سبھی اپنا
خدا
کر

لمسِ یزداں میں شاعر نماز، دعا، بندگی، عبادت راستگوئی، گناہ اور اعتراف گناہ کے ساتھ توبہ، نجات، اور ابدی حیات کا درس دیتا ہے۔ کیونکہ وہ مسیحی ایمان اور عقیدے کے مطابق مسیح خداوند کی تعلیمات اور اس کی صلیبی موت کو نجات اور ابدی زندگی کا سرچشمہ مانتا ہے۔ جو ایک اٹل حقیقت ہے۔ کیونکہ وہ الفا اور اومیگا ہے۔

بس خدا پر یقین رکھتا ہوں
میں دعا پر یقین رکھتا ہوں

شاعری میں
مرکز مانا گیا
خداوند کی مدح
پرستش اور اس
تعلیمات پر
مرگ خدا
اب بھی
حیات ہے۔

مُجھ پہ اپنی وہ جان دیتی ہے
میری ہر بات مان لیتی ہے

راز میرے وہ دل کے سارے ہی
میرے چہرے سے جان لیتی

لمسِ یزداں کی
مقصدیت کو
ہے۔ اور مقصد
سرائی، تمجید و
کے احکامات اور
عمل اور بعد از
کی حضوری میں

یُونس فرانس نے ماں اور باپ کو بھی نہایت خوبصورت خراج تحسین پیش کیا ہے۔ آیئے ماں کے بارے میں پڑھتے ہیں۔

لمسِ یزداں میں بار بار آپ کو خدا کے نور اور جلال کی جھلک نظر آئے گی۔ اور آپ کو خدا کی حضوری کا احساس ہو گا۔ اب میں آپ کے سامنے چیدہ چیدہ اشعار بطور نمونہ کلام پیش کرنا چاہتا ہوں۔

آسان ہر راستہ ہو جاتا ہے
ساتھ جب بھی خدا ہو جاتا ہے

دنیا میں معجزات کا چرچا کرے کوئی
صحرا میں

دیپ دائم جلائے رکھنا تم
دل کی بستی بسائے رکھنا تم

جھکنے دے گا نہ وہ کبھی تم کو
سر

وقت اچھا برا نہیں ہوتا
کچھ خدا کے بنا نہیں ہوتا

ڈھونڈتے ہیں نصیب ہاتھوں میں
ان میں کچھ

آخر میں قاری سے گزارش ہے آپ لمس یزداں کو پورے انہماک سے مطالعہ کیجئے۔ مجھے یقین ہے آپ کا مسیحی ایمان مزید تقویت حاصل کرے گا اور آپ کو روحانی استفادہ ہو گا۔

یوسف پرواز
امریکہ۔

لمسِ یزداں - اِک رُوحانی سفر

شاعری حالات وواقعات کی ترجمان ہوتی ہے اور اُس معاشرے اور ماحول کی عکاسی کرتی ہے جس میں شاعر رہتا ہے۔

شاعری کا جوہر لکھنے والے کا تخیل ہوتا ہے۔ خیالات کی وسعت اور کسی واقعے یا چیز

کے متعلق اُس کی سوچ کا پھیلاو ہوتا ہے۔ یہ ایک خداداد صلاحیت ہوتی ہے اور اسی کے ذریعے شاعر ایسے واقعات بھی جو اُس نے دیکھے نہیں ہوتے بلکہ صرف پڑھے یا سُنے ہوتے ہیں ان کو اِس طرح بیان کرجاتا ہے جیسے اُس کے سامنے وقوع پذیر ہورہے ہوں، یہ تخیل ہی اسے زمانے کی قید سے آزاد کر دیتا ہے۔

تخیل کے ساتھ ساتھ مطالعہ کائنات شاعری میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یعنی اپنے اردگرد کے ماحول اور آفاقی سچائیوں کو باریکی سے جاننا۔ یہ صلاحیت تخیل کی طرح خداداد بھی ہوتی ہے اور انسان کی اپنی کوششوں پر بھی منحصر ہوتی ہے۔

تخیل کے بعد الفاظ کا چناو اور اظہار کا طریقہ معلوم ہونا چاہئے یعنی کہ اپنے خیالات کو دوسرے کے سامنے کیسے اور کس انداز میں پیش کرنا ہے۔
شاعر اگر اپنے مشاہدے یا تخیل کو مناسب الفاظ کا جامہ نہیں پہنا سکتا تو ایسے شعر سے شعر نہ کہنا بہتر ہے۔

مندرجہ بالا عوامل یُونس فرانسس کی شاعری میں نمایاں نظر آتے ہیں۔ شعر کا اصل حسن خیال کی پختگی اور بلندی ہے۔ حسن کو بہت زیادہ میک اپ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بہت زیادہ میک اپ سے حسن فطری دلکشی کھو دیتا ہے۔

یُونس فرانسس کی زندگی کا زیادہ تر حصہ علمِ الہیات اور کلامِ مقدس کی تعلیم کے حصول اور پھر باحیثیتِ کاہن یہی تعلیم دوسروں تک پہنچانے میں

گزرا ہے۔

انہیں اپنی زندگی کے ابتدائی دور سے ہی اردو ادب بالخصوص شاعری سے خاصہ لگاؤ رہا ہے۔ ان کی پہلی شعری کاوش مسیحی گیتوں کی صورت میں 1995 میں منظرِ عام پر آئی جسے بے حد پذیرائی ملی۔ ان گیتوں کو پروفیسر ظفر جوزف نے کمپوز کیا اور مریم آباد کی کوائر نے یُونس فرانسس کی پہلی یوخرستی عبادت میں گایا۔

کسی بھی تخلیق کار کے لئے اس کی پہلی کتابی اشاعت پہلوٹھے بچے کی طرح ہوتی ہے۔ میری یہ خوش قسمتی ہے کہ میں نے اس کاوش کو جنم لیتے اور پروان چڑھتے دیکھا ہے۔ جب یونس اپنے روحانی تجربات، احساسات اور خیالات کو کتابی شکل میں پیش کرنے کے لئے اس کی آرائش وزیبائش کر رہے تھے میں نے اسے بارہا پڑھا اور اپنی ادنیٰ رائے کا اظہار کیا۔

لمسِ یزداں میں آپ کو تکوین (پیدائش) سے مکاشفہ تک مختلف واقعات، شخصیات، پیغامات اور معجزات کا ذکر ملے گا۔

پیش خدمت ہیں چند اشعار جن میں یونس فرانسس کے ایمان کی پختگی، خدا سے محبت اور ذاتی روحانی تجربات کی جھلک نظر آتی ہے۔

جو عہد ہوا تھا تب عدن میں
سولی پہ
وہ اب
وفا ہوا
ہے

☆☆☆

میں عکس ہوں
ذات کا
اس کی
ہے خاک میں روح ڈالی جس نے

موضوعات روحانی
کے علاوہ ان کی شاعری میں ہمیں حالاتِ حاضرہ کے دل سوز واقعات کا ذکر بھی ملتا ہے۔ مثلا" فرانس میں نوترے ڈیم کتھیڈرل کی آتشزدگی کے موقع پر یوں لکھتے ہیں۔

آگ سب کچھ جلا دیتی ہے
سب ہی مٹی میں ملا دیتی ہے

کوئی گرجہ ہو یا مسجد مندر
گھر خدا کے بھی جلا دیتی ہے

کرونا وائرس کی وبا کے تناظر میں لکھتے ہیں۔

اس وبا سے نجات دے سب کو
پھر مکمل حیات دے سب کو

جن میں ہر پل ہی خوشیاں تھیں
پھر وہ دن اور رات دے سب کو

شاعری کے علاوہ انہوں نے ترجمہ نگاری میں بھی طبع آزمائی کی ہے۔ مشنری سوسائٹی آف سینٹ پال (مالٹیز فادرز) کے بانی "جوزف دی پیرو" کی سوانحِ حیات کا ترجمہ کرنے کا بھی انہیں شرف حاصل ہے۔ اسی فنِ ترجمہ نگاری کے کچھ نمونے ہمیں درجہ ذیل نظموں میں ملتے ہیں جو اِنہوں نے انگلش سے اردو میں کیئے ہیں۔

مقدس فرانسس کی دعا

مجھ کو امن کا وسیلہ بنا دے

دیر لگی تجھے پانے میں-(مقدس آگسٹین کی مشہورِ زمانہ کتاب "اعترافات" سے اقتباس)۔

یوں تو لمسِ یزداں میں بہت سی غزلیں، نظمیں اور قطعات مجھے پسند ہیں لیکن نغمہء مقدسہ مریم سے ماخوذ درج ذیل گیت مجھے نہایت پسند ہے۔

خداوند نے

ایسی خوشی مجھ

کو دی ہے

میری روح خداوند میں خوش ہو رہی ہے

میری اور ہمارے بیٹے زیرون کی جانب سے اس کتاب کی اشاعت پر بہت سی دعائیں۔

میری دعا ہے کہ ان کی شاعری کی وساطت سے لوگوں میں کلام پاک کو ذاتی طور پر پڑھنے اور سمجھنے کی رغبت فروغ پائے۔ اور یہ کتاب ان کے لئے بے شمار برکات کا باعث ہو۔

نینسی یُونس

لندن

لمسِ یزداں- رُوح کی پکار

یُونس فرانس سے میری دوستی تقریبا" پانچ سال سے ہے لیکن ان کے محبت اور خلوص سے مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم جیسے ایک دوسرے سے ایک

مدت سے واقف ہیں۔

یُونس فرانسس دل کے نہایت نیک، خاموش طبع اور محبت کرنے والے شخص ہیں۔ ان کی یہی خاصیت مجھے ان کی جانب مائل کرتی ہے۔

میں یُونس فرانسس کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے اپنے قریبی اور خاص دوستوں میں مقام بخشا۔ اور آج مجھے اس قابل سمجھا کہ میں ان کی آنے والی نئی کتاب لمسِ یزداں کے لئے چند الفاظ لکھوں۔

گو کہ ہم پاکستان اور بھارت سے ہیں اور ہماری سرحدیں ہماری جدائی کا سبب ہیں پھر بھی دیکھیں خدا کتنا مہربان ہے جس نے ہمیں انگلینڈ میں ملا دیا۔

امن و پیار کا دل میں ہمارے ہے تصور جب
بتاؤ پھر بھلا کیسے یوں ہی تقسیم ہو جائیں

یُونس فرانسس کے مسیحی گیت، غزلیں اور اشعار بہت گہرے اور روح کو چھونے والے ہیں ہیں انہی کی قلم سے نکلا ہوا ایک شعر پیشِ خدمت ہے۔

مُجھ کو گِرنے خدا نہیں دیتا
اور بِکھرنے خدا نہیں دیتا

مسیحی شاعری کے علاوہ آپ کے غیر مسیحی اشعار آپ کی وطن سے محبت اور دنیا کی موجودہ حالت کی تصویر کی منظر کشی کرتے ہیں۔ مذہب، ملک اور دنیا کے موضوعات کو آپ بڑے ایمان اور خلوص کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

میں یُونس فرانسس کو ان کی آنے والی کتاب لمس یزداں کے لئے ان کو مبارک باد دیتا ہوں۔ ساتھ ہی میں یہ بھی امید اور دعا کرتا ہوں کہ ان کی لکھی ہوئی غزلوں اور گیتوں کا خداوند ہمارے خدا کی تعظیم اور حمد وثنا کے لئے خوب استعمال اور استقبال ہو۔

تمام کلیساؤں سے میری گزارش ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی رہائش پزیر ہیں۔ اس کتاب میں میں لکھے ہوئے گیت اور غزلیں گائیں اور خداوند ہمارے خدا کی پرجوش حمد وثنا کریں اور اس کے نام کو بشارت دیں اور خداوند کی بادشاہت میں ساجھے دار ہوں۔

فادر تائمن بلونت سنگھ

مقدس ڈنسٹن چرچ-لندن

خُداوند کی حمد کرو۔ خُداوند کا شُکر کرو کیونکہ وہ بھلا ہے

اور اُس کی شفقت ابدی ہے۔

زبُور106: 1

مَیں اپنے پُورے دِل سے خُداوند کی شُکر گُذاری کرُوں گا۔
مَیں تیرے سب عجِیب کاموں کا بیان کرُوں گا۔
زبُور 9: 1

تیرا مشکُور ہوں زِندگی کے لئے
ہر کسی کے لئے ہر خُوشی کے لئے

تُو نے کی ہے عطا مجھ کو جو اب تلک
اے خدایا میں اِس آگہی کے لئے

میرے جِسم وجاں کو جو ہے بخشی تُو نے
رُوح کی بے بہا تازگی
کے لئے

آؤ مِل کر کریں دُعا سب
پھر سے کر دے اچھا خدا سب

پھر سے ہم پر تُو رحم کر کے
کر دے ہم سے پَرے وبا سب

بِن تیرے اے مرے خداوند
میرا کوئی نہیں آسرا اب

پھر سے مجھ کو معافی دے دے
اور مت دے مجھ کو سزا اب

سُونے سُونے ہیں گلی کوچے
پھر
رونق اِن میں

اور اُس نے اپنی مرضی کے نیک اِرادہ کے مُوافِق ہمیں اپنے لِئے پیشتر سے مُقرّر کِیا کہ یِسُوع مسیح کے وسِیلہ سے اُس کے لے پالک بیٹے ہوں۔

اِفسیوں 1: 5

فرزندیت مجھے بخشی رحمت ہے اُس کی
میں تو خاک ہوں میری اوقات کیا ہے؟

مُجھ کو گِرنے خدا نہیں دیتا
اور بکھرنے خدا نہیں دیتا

ساتھ چلتا ہے سایہ بن کر وہ
مُجھ کو ڈرنے خدا نہیں دیتا

بے وفا جب کبھی میں ہو جاؤں
تب بچھڑنے خدا نہیں دیتا

زِندگی اپنی جو بھی دے اس کو
اُس کو مرنے خدا نہیں دیتا

رکھتے ہیں لوگ جو یقیں اس پر
اُن کو گِرنے خدا نہیں دیتا

اُجڑے گُلشن سنوار دے پھر سے
وہ ہی پہلی بہار دے پھر سے

ہر بشر ہی ہے مُضطرب اب یاں
سب کو اپنا قرار دے پھر سے

زِندگی میری جو بدل ڈالے
فضل وہ بے شُمار دے پھر سے

جِن میں ہم کرتے تھے عِبادت سب
ہم کو وہ ہی اتوار دے پھر سے

زخموں پر رکھے جو مرے مرہم
ایسا تو غمگسار دے
پھر سے

اُسی مرضی کے سبب سے ہم یِسُوع مسیح کے جِسم کے ایک ہی بار قُربان ہونے کے وسِیلہ سے پاک کِئے گئے ہیں۔

عبرانیوں 10:10

جِس نے جلوہء خدا کُوبکُو دیکھا ہے
ہر قدم پر اُسے سُرخرُو دیکھا ہے

اَنبیاء بھی نہ جِس سے کبھی مل سکے
ہم نے وہ
ہی خدا روبُرو دیکھا ہے

دھو گیا سب ہی وہ داغ میرے سبھی
دار سے
ٹپکتا جو لہُو دیکھا ہے

دِل بدل
دیتا خیالات بدل دیتا ہے
جب خدا چاہے وہ حالات بدل دیتا ہے

چلتے ہیں جو بھی سدا راہوں میں اُس کی ہی بس
اُن سبھوں کی ہی وہ شخصیات بدل دیتا ہے

آسماں اور یہ زمیں اُس کے ہی
تو ہیں تابع
جب بھی چاہے وہ محرکات بدل دیتا ہے

جِن کو
ہوتا ہے
بہت زعم انا کا اپنی
دل میں ہی اُن کی وہ اوقات

اور دیکھو ایک عَورت نے جِس کے بارہ برس سے خُون جاری تھا اُس کے پِیچھے آکر
اُس کی پوشاک کا کنارہ چُھؤا۔ کیونکہ وہ اپنے جی میں کہتی تھی کہ اگر صِرف اُس کی
پوشاک ہی چُھولُوں گی تو اچّھی ہو جاؤں گی۔

متی9: 20-21

یہ سوچ کے میں نے

بڑھایا ہے

ہاتھ

اپنا

بس ایک لمس میں پنہاں ہے شفا میری اب

اِک پل میں زندگی میری ہے

بدل

دی جس نے

میں کیسے

بھولوں وہ پُرقدرت قبا

تری اب

زِندگی کو سنوار دیتا ہے
تشنہ دِل کو قرار دیتا ہے

غم سے مُرجھائی روحوں کو خود وہ
ایک دِلکش بہار دیتا ہے

ایک مصلوُب اپنی چاہت سے
سب کی نفرت کو مار دیتا ہے

جُھکتا ہے جو خدا کے دَر پر وہ
اُس کا جیون سنوار دیتا ہے

کرتا ہے نام سب کے ملکیت
فضل کب مُستعار دیتا ہے

مُستِقل دیتا ہے جو دیتا ہے
کب وہ ہم کو اُدھار دیتا ہے

مگر جو کوئی اُس پانی میں سے پیٔے گا جو مَیں اُسے دُوں گا وہ ابد تک پیاسا نہ ہو گا بلکہ جو پانی مَیں اُسے دُوں گا وہ اُس میں ایک چشمہ بن جائے گا جو ہمیشہ کی زِندگی کے لِئے جاری رہے گا۔

یوحنا4: 14

مُشکلوں کو آساں وہ کر دیتا ہے
خالی دامن سب کے وہ بھر دیتا ہے

تشنہ رُوحوں کو وہ دے کر تازہ جل
زِندگی
اُن کی
وہ
تَر
کر
دیتا ہے

بس خدا پر یقیں رکھتا ہوں
میں دُعا پر یقیں رکھتا ہوں

موت کا بھی مجھے ڈر نہیں
میں بقا پر یقیں رکھتا ہوں

اَلفا اور اُومیگا بھی ہے جو
اُس خُدا پر یقیں رکھتا ہوں

لادوا کوئی یاں دکھ نہیں
میں شِفا پر یقیں رکھتا ہوں

مُجھ کو نفرت سے نفرت ہے اب
بس وفا پر یقیں رکھتا ہوں

آنکھ نیچی رکھی ہے سدا
میں حیا پر یقیں رکھتا

اِنتہا کا نہیں ڈر مجھے
اِبتدا پر یقیں رکھتا ہوں

مرنا منظُور جھکنا نہیں
میں انا پر یقیں رکھتا ہوں

پہنچے گی اِک دن ان تک ضرور
میں صدا پر یقیں رکھتا ہوں

بُجھنے دے گی کبھی نہ چراغ
میں ہوا پر یقیں رکھتا ہوں

تِیرہ شب میں بھی اکثر میں
بس ضیاء پر یقیں رکھتا ہوں

ایک دِن برسے گی دیکھنا
اِس گھٹا پر یقیں رکھتا ہوں

جو زمیں اور آسماں میں ہے
راج اُس کا ہی اِس جہاں میں ہے

چار سُو جلوہ اُس کا ہی تو ہے
ذرے میں ہے وہ کہکشاں میں ہے

بندگی میں کروں گا بس تیری
جب تلک رُوح اِس مکاں میں ہے

میرے وہم و گماں سے ہے باہر
جو ترے فہم اور گُماں میں ہے

ڈھونڈتے کیوں ہیں کُوبکُو اُس کو
جو مکیں اُن کے جسم وجاں میں ہے

مسجدوں مندروں میں ڈھونڈتے ہیں جِس کو
پِنہاں وہ تو ہراک دِل و جاں میں ہے

میرے لئے وہ راہ میں چراغ جلائے رکھتا ہے
مُجھ پہ سدا فرشتوں کا پہرہ لگائے رکھتا ہے

میں کھا کے ٹھوکریں زمیں پر ہی نہ گر پڑوں کہیں
اِس لئے ہی وہ مجھ کو ہاتھوں پہ اٹھائے رکھتا ہے

میرے وہ دِل وجاں کی تشنگی مٹانے کے لئے
چشمے حیات کے ہمیشہ ہی بہائے رکھتا ہے

اُس کے ہی در پہ جو جھکاتے ہیں سروں کو اپنے بس
اُن کے سروں پر اپنی رحمت کے وہ سائے رکھتا ہے

سارے جہان میں بھی اُس کی ہی تو بادشاہی ہے
تخت جو اپنا آسماں پر بھی لگائے رکھتا ہے

چلو اِک کام کرتے ہیں
محبت عام کرتے ہیں

مُسرت کا کریں آغاز
الم گُمنام کرتے ہیں

مِلن کی ڈھونڈیں کوئی راہ
حسیں اِک شام کرتے ہیں

یہ تن اور من سبھی اپنا
خدا کے نام کرتے ہیں

یہ دُنیا جِس کو رکھے یاد
کچھ ایسا کام کرتے ہیں

وقت

اچھا

یا بُرا

نہیں ہوتا

کُچھ

[illegible] نہیں ہوتا

چُپکے سے جو چھُوا تھا پیراہن
کر دیا اچھا اُس نے میرا تن

کوئی رستہ تھا اور نہ ہی منزل
مِل گیا سب ہی تھاما جب دامن

اُس کے در سے مِلا ہے وہ سکوں
خُوشیوں سے جُھوم اٹھا میرا من

نام اُس کا میں لیتا ہوں جب بھی
تب مہک اٹھتا ہے مرا آنگن

کُچھ بھی اوجھل نہیں خدا سے یاں
جانتا ہے وہ ظاہر و باطن

ہوتا ہے جِس دل میں ڈیرا اِیماں کا
ڈر نہیں رہتا وہاں پر طوُفاں کا

ہر قدم پر ہوتے ہیں پھر معجزے
ساتھ مالک
ہو اگر جِسم و

سب تیرا ہے

سب تیرا ہے
میرا کچھ نہیں
تُو ہے نُور دنیا کا
تیرے سامنے اندھیرا کچھ نہیں
تُجھ سنگ ہے
کالی رات بھی روشن
تُجھ بن
سویرا کچھ نہیں۔

آساں ہر راستہ ہو جاتا ہے
ساتھ جب بھی خدا ہو جاتا ہے

غم سے ٹوٹے ہر ایک دل کا ہی
خُود خدا آسرا ہو جاتا ہے

اُس کی رحمت برستی ہے جب بھی
قطرہ بھی دریا سا ہو جاتا ہے

دُھوپ میں بنتا ہے گھنا سایہ
رات میں وہ ضیا ہو جاتا ہے

اُس سا کوئی نظر نہیں آتا
جِس پہ دل یہ فدا ہو جاتا ہے

پھیلنے لگتی ہے سیاہی جب
سایہ قد سے بڑھا ہو جاتا ہے

اُس سے سیکھو محبتیں کرنا
دُشمنوں سے بھی چاہتیں کرنا

سب سے اُس نے کہا تھا یہ
سب سے ہی تم رفاقتیں کرنا

چاہے اِن کا جواب نہ بھی مِلے
چھوڑتا میں نہیں عبادتیں کرنا

بن کے چاہت وہ آیا دنیا میں
اُس کو کب آتا تھا عداوتیں کرنا

حشر کے روز پچھتائیں گے
کام جِن کا ہے ہلاکتیں کرنا

خُود بہت ہی بے حال تھا لیکن
شخص وہ باکمال تھا لیکن

چُور تھا گرچہ وہ غموں سے خود
سب کا پُرسانِ حال تھا لیکن

کہنے کو گُنگنا رہے تھے ہم
کب وہ سُر اور وہ تال تھا
لیکن

جُستجو کچھ مری بھی تھی شامل
اُس کا سارا کمال تھا لیکن

اِستعارے کنائے اپنی جا
خُود وہ اپنی مثال تھا لیکن

کرتا تھا دعویٰ معجزوں کا وہ
سب خدا کا کمال تھا لیکن

اُس کو خود پر گماں رہا ہر پل
سب خدا کا کمال تھا لیکن

زِندگی یُوں بسر میں کرتا ہوں
ہر دُکھی دل میں گھر میں کرتا ہوں

جب زمیں دِل کی تشنہ ہوتی ہے
آنکھوں سے اُس کو تر میں کرتا ہوں

نام لکھ کر خدا کا سب پر ہی
مُشکلوں کو یُوں سر میں کرتا ہوں

نام لے کر بس ابنِ آدم کا
دُور سارا ہی ڈر میں کرتا ہوں

شیطاں کی سب ہی چالوں کو اب تو
رُوح سے بے اثر میں کرتا ہوں

رات گُزرے گی سحر آئے گی پھر یہاں
رُت سکھوں کی ادھر آئے گی پھر یہاں

ختم ہونے کو ہے ظلم کا دور اب
اَمن کی ایک لہر
آئے گی پھر یہاں

سب کی نیکی و خطا پر نظر رکھتا ہے وہ
اِبتدا و اِنتہا پر نظر رکھتا ہے وہ

کُچھ بھی تو اوجھل نہیں ہے خدا کی ذات سے
کیونکہ تیرگی و ضیا پر نظر رکھتا ہے وہ

کِس کو کِس کی کہاں کیسے اور کب لگتی ہے
سب کی بدُعا و دُعا پر نظر رکھتا ہے وہ

کِس کو ہے بس گرجنا کسے ہے کب برسنا
سب ہی بادل اور گھٹا پر نظر رکھتا ہے وہ

قافلوں کی سب حقیقت کا ہے اُس کو پتہ
راستوں اور راہنما پر نظر رکھتا ہے وہ

دِل نیا میرا کر دیا اُس نے
رُوح سے اپنے بھر دیا اُس نے

مُجھ کو عکس دے کر اپنا ہی
مُجھ کو فرزند کر لیا اُس نے

اِک دعا بھی گئی نہ رائیگاں
سب کو ہی پُر اثر کیا اُس نے

زِندگی جب سے نام کی اُس کے
فضل سے اپنے بھر دیا اُس نے

میں ہو جاؤں نہ راستوں میں گُم
دُور اندھیرا کر دیا اُس نے

چھائی ہے ہر سُو ہی اُداسی پھر
دُنیا رحمت کی ہے پیاسی پھر

مُضطرب ہے بہت مرا دِل اب
دے مجھے دکھ سے تُو خلاصی پھر

کرے اِدراک نیک و بد میں جو
مُجھ کو دے وہ نظر شناسی پھر

کر نظرِ رحم اے خدا سب پر
آئے ہیں تیرے در پہ عاصی پھر

جل رہا ہوں ترے ہجر میں یوں
رُوح دیدار کی ہے پیاسی پھر

سب خبر ہے اُسے میرے احوال کی
میرے ماضی کی بھی اور مرے حال کی

موت نے جو بچھا رکھا تھا اب تلک
توڑ ڈالی گرفت اُس نے اُس جال کی

میرے جیون پہ پہرہ خدا کا ہے اب
مُجھ کو خواہش نہیں کسی اور ڈھال کی

مُجھے اپنا لیا اُس نے
گلَے سے لگا لیا اُس نے

کبھی جو گِر پڑا میں
مجُھے اُٹھا لیا اُس نے

مرے گناہ کی خاطر
لہُو بہا دیا اُس نے

مری اندھیری راہوں میں
دِیا جلا دِیا اُس نے

میں بھُوکا نہ رہ جاؤں
بدن اپنا کھِلا دیا اُس نے

ہر اِک پتھر راستے سے
میرے ہٹا دیا اُس
.

لیکن خُدا اپنی مُحبّت کی خُوبی ہم پریُوں ظاہِر کرتا ہے کہ جب ہم گُنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطِر مُؤا۔ پس جب ہم اُس کے خُون کے باعِث اب راست باز ٹھہرے تو اُس کے وسِیلہ سے غضبِ الٰہی سے ضرُور ہی بچیں گے۔

رومیوں 5: 8-9

گو تھی معلوم میری حقیقت اُسے
پھر بھی کی بے بہا ہے محبت مجھے

جِس کی تاثیر سے رُوح میں ہے قرار
اُس نے وہ بخشی ہے اب
کہ راحت مجھے

محبت کی اب اِنتہا دیکھی ہے
کہ سُولی پہ لٹکی وفا دیکھی ہے

صَلیبوں کے اِس شہر میں آج تو
اَجل میں نے ہوتی فنا دیکھی ہے

پیاسے تھے جو صحرا کی دھوپ میں
سروں پر انھوں نے گھٹا دیکھی ہے

بہت ذِکر جس کا کِتابوں میں تھا
محبت وہ ہی بے بہا دیکھی ہے

مِلی زِندگی کی نوید اُس سے ہے
اُسی میں جہاں کی بقا دیکھی ہے

خُداوند فرماتا ہے کہ میرے خیال تُمہارے خیال نہیں اور نہ تُمہاری راہیں میری راہیں ہیں۔ کیونکہ جِس قدر آسمان زمِین سے بُلند ہے اُسی قدر میری راہیں تُمہاری راہوں سے اور میرے خیال تُمہارے خیالوں سے بُلند ہیں۔

یسعیاہ55: 8-9

اِنسانوں کی طرح تو نہیں سوچتا خدا
مُجھ کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا خدا

میں چاہے اُس سے دور بھی بھاگوں تو پھر بھی وہ
مُجھ سے کبھی بھی مُنہ نہیں موڑتا خدا

دُنیا میں تو باکمال تھا وہ
سرِ دار بھی پُر جلال تھا وہ

قُدرت میں ذرا کمی نہ آئی
کہنے کو بہت نڈھال تھا وہ

میں بڑھتا گیا بےخوف آگے
ہر راہ میں میری ڈھال تھا وہ

بے مِثل کی دُوں مثال کیسے
خُود اپنی ہی بس مثال تھا وہ

ہر کِسی کی فِکر تھی اُسے تو
ہر کِسی کا پُرسانِ حال تھا وہ

اَپنوں کے لئے تو جاں دیتے ہیں سبھی ہی یاں
غیروں پہ کوئی بھی مرنے والا نہیں دیکھا

گُزرے ہیں بہت دُنیا میں چارہ گر لیکن
مُردے کوئی بھی جگانے والا نہیں دیکھا

تقصیریں بھلانے والے تو بہت ہیں یاں
کوئی بھی گناہ کو مٹانے والا نہیں دیکھا

تیِرگی میں اِک دیپ جلانا تو ہے آساں پر
اَندھیرے کوئی
بھی مٹانے
والا نہیں
دیکھا

پل میں ایسا کمال کر دے گا
مُجھ کو پھر سے بحال کر دے گا

جب بھی چاہے گا خود بخود ہی وہ
دُور ہر اِک وبال کر دے گا

زِندگی برگزیدوں کی اپنے
بَرکتوں سے نہال کر دے گا

کر کے بارش وہ اپنی رحمت کی
دُور سارے ہی کال کر دے گا

خُود مسیحا نِگہباں میرا ہے
پسپہ شیطاں کی چال کر دے گا

اِس کڑے وقت میں بھی میں
تنہا نہیں
ہے نگہباں خدا میں اکیلا نہیں

یہ گھڑی اِمتحاں کی گُزرنے کو ہے
وقت مشُکل بہت دِن ٹھہرتا نہیں

اِس وَبا سے نجات دے سب کو
پھر مکمل حیات دے سب کو

جِن میں ہر ایک پل ہی خوشیاں تھیں
پھر وہ دِن اور رات دے سب کو

عکس جو ذات کا تری ہی ہو
اے خدا اب وہ ذات دے سب کو

جِس سے دِل کو سکوں ملے سب کے
ایسی تُو ہر وہ بات دے سب کو

رُوح سے اپنے سب کو تو بھر دے
زِندگی بخش بات دے سب کو

یِسُوع نے کہااَے باپ! اِن کو مُعاف کر کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کرتے ہیں

لوقا23: 34

پیار کی نئی ہی اِک رسم ڈالی ہے اُس نے
دار پر بھی دُشمن کے لئے دعا کی ہے اُس نے

جب بھی شیطاں نے کی مجھ کو گِرانے کی کوشش
اپنے ہی پروں میں تب پناہ دے
دی ہے اُس نے

اُلجھنوں کا تری وہ حل دے
گا
اب نہیں
تو تجھے وہ کل دے گا

رکھ خدا
پر فقط بھروسہ تُو
تیری قسمت وہ خود بدل دے گا

تشنگی جس سے رُوح کی مٹ جائے
پینے کو ایسا اِک وہ جل دے گا

آج بھی سُرخُرو کرے گا وہ
اور درخشاں تجھے وہ کل دے گا

تُو مت ڈر کیونکہ مَیں تیرے ساتھ ہُوں۔ ہِراسان نہ ہو کیونکہ مَیں تیرا خُدا ہُوں
مَیں تُجھے زور بخشُوں گا۔ مَیں یقِیناً تیری مدد کرُوں گا اور مَیں اپنی صداقت کے
دہنے ہاتھ سے تُجھے سنبھالُوں گا۔

یسعیاہ 41: 10

خوف مت کر بچاؤں گا تجھ کو میں پھر
اپنے گھر میں بسا لُوں گا تجھ کو میں پھر

برسے گی میری رحمت زمیں پر ہنوز
تیرے دکھ سے شفا دوں گا تجھ کو میں پھر

موت کا زور بھی توڑ ڈالا ہے اب
اُس نے ایسے پِیا وہ پیالا ہے اب

ایک مُدت سے جو ڈس رہی تھی ہمیں
ڈنک اس موت کا بھی نِکالا ہے اب

دِیپ اُس نے جلائے ہیں اپنے خُوں سے
ہونے کو چار سُو ہی اُجالا ہے اب

مُجھ کو گِرنے کا اب کوئی ڈر نہیں
ہر قدم پر خدا رکھوالا ہے اب

چھوڑنا مت ابھی دامنِ اُمید تم
وقت مُشکل بدلنے ہی والا ہے اب

گِرجا گھر بند ہو گئے تو کیا
دَر خدا کا نہیں ہوا ہے بند

جو سمجھ بیٹھے تھے خدا خود کو
توڑ ڈالا ہے اُس نے
اُن کا گھمنڈ

مُجھ سے کرتا ہے محبت بے شمار وہ
میری ہی خاطر ہُوا جانثار وہ

بانٹتا تھا پانی جیون کا جو
کِتنا تھا خود ہی پیاسا سرِ دار وہ

اُس نے اپنا بیٹا یُوں قُرباں کر دیا
اِس قدر کرتا تھا ہم سے پیار وہ

زِندگی اس کے تابع تو تھی ہی مگر
رکھتا تھا مرنے پہ بھی اختیار وہ

میری خاطر ہی اٹھائی ہے صلیب
میری خاطر کھاتا رہا تھا مار وہ

ہر خلش دِل سے مٹا دی اُس نے
زخم سہہ کر بھی دُعا دی اُس نے

ایک دیوار تھی حائل اب تک
دے کے
خُوں وہ بھی
گِرا دی اُس نے

مُجھ سے ہر گِز جُدا نہیں ہوتا
دُور مجھ سے خُدا نہیں ہوتا

چھوڑا ہے سب ہی ذات پر اُس کی
اِس لئے میں فنا نہیں ہوتا

کرتے ہیں جو بے سکوں اوروں کو
سکوُں اُن کو عطا نہیں ہوتا

پہرہ ہے مجھ پہ اب فرشتوں کا
اِس لئے کچھ اثرِ وبا نہیں ہوتا

خُود ہے سنبھالتا خدا اُن کو
جِن کا اور آسرا
نہیں ہوتا

بِن خدا کے کوئی سہارا نہیں
بِن دُعا کے کوئی بھی چارا نہیں

آج وہ بھی گِرا ہے سجدے میں
جِس نے اُس کو کبھی پکارا نہیں

آج ہی کر لو توبہ کرنی ہے گر
وقت یہ آئے گا دوبارا نہیں

کرنا ہے گر تو کر لو کارِ الفت
ہوتا اس میں کبھی خارا نہیں

ہار جاتے ہیں حوصلہ ہی جو
مِلتا اُن کو کبھی کنارا نہیں ہے

راہ حق اور زِندگی تُو ہے
مُردہ رُوحوں کی تازگی تُو ہے

تُجھ سے ہی مِلتا ہے سکُوں مجھ کو
میرا سُکھ اور مری خوشی تُو ہے

خوف راہزن سے نہیں مجھ کو
میری راہوں کی روشنی تُو ہے

جِن کا یاں پر نہیں ہے اور کوئی
آسرا ان کا آخری تُو ہے

اب تمنا کوئی نہیں دل میں
منزل میری ناصری تُو ہے

خُداوند میری طرف ہے مَیں نہیں ڈرنے کا۔ اِنسان میرا کیا کر سکتا ہے؟
خُداوند میری طرف میرے مددگاروں میں ہے۔ اِس لئے مَیں اپنے عداوت
رکھنے والوں کو دیکھ لُوں گا۔

زبور 118: 6-7

خوف دُشمن کا نہیں ہے مجھ کو اب
"تُو نہ گھبرا" یہ خدا نے ہے کہا

جب سکت مجھ میں نہیں رہتی کوئی
اپنے ہاتھوں پر وہ لیتا ہے اُٹھا

چھوڑتے ہیں راہبر جب رستے میں
راہنما میرا ہوتا ہے خدا

خواب آنکھوں میں زِندہ ہے اب تک
مُجھ پہ اُس کی نِگاہ ہے اب تک

دَر پہ اُس کے ہی جھکتا ہے یہ سر
مُجھ کو اُس پر بھروسہ ہے اب تک

باب تک میری اِس رسائی کا
بس وہی ایک رَستہ ہے اب تک

نُور اُس کا وہ دیکھیں گے کیسے؟
آنکھ پر جِن کی پردہ ہے اب تک

جو پزیرائی مِلی ہے مجھ کو
سب خدا کا کرشمہ ہے اب تک

اور جب تُو اپنی آنکھ کے شہتِیر کو نہیں دیکھتا تو اپنے بھائی سے کیوں کر کہہ سکتا ہے کہ بھائی لا اُس تِنکے کو جو تیری آنکھ میں ہے نِکال دُوں ؟ اَے رِیاکار! پہلے اپنی آنکھ میں سے تو شہتِیر نِکال ۔ پھر اُس تِنکے کو جو تیرے بھائی کی آنکھ میں ہے اچھّی طرح دیکھ کر نِکال سکے گا۔

لوقا 6: 42

مُجھ کو اپنی پارسائی پر نہیں اصرار لیکن
پھینکے پہلا سنگ وہ جِس میں نہیں تقصیر کوئی

مانا ہے انبار میری آنکھوں میں تنکوں کا صاحب
وہ نِکالے بس، نہیں جِس آنکھ میں شہتیر کوئی

ماں

مُجھ پہ اپنی وہ جان دیتی ہے
میری ہر بات مان لیتی ہے

راز میرے وہ دِل کے سارے ہی
میرے چہرے سے جان لیتی ہے

میرے ہر سکھ کی خاطر اکثر وہ
اپنے ہر سکھ کا دان دیتی ہے

مُجھ کو ہر آنچ سے بچانے کو
اپنی جاں کر قربان دیتی ہے

میرے دکھ وہ سمیٹ کر سب خود
میرے ہونٹوں
کو مسُکان دیتی ہے

کیونکہ روح کا پھل محبت، خوشی، اطمینان، تحمل، مہربانی، نیکی، اِیمانداری (وفاداری)، حلم
، پرہیز گاری ہے۔ ایسے کاموں کی کوئی شریعت مخالف نہیں
گلتیوں 5: 22-23

رُوح کے پھل تو کر عطا مجھ کو
راہیں اپنی سبھی دکھا مجھ کو

جیسے سب سے تو نے محبت کی
ویسے کرنا تو اب سکھا مجھ کو

دِل خوشی سے مرا خدایا بھر
پاس اپنے سدا بٹھا مجھ کو

ایسا اطمناں دل کو دے میرے
اب ستائے نہ پھر وبا مجھ کو

بخش دے روح تو تحمّل کی
اِنساں عاجز تو دے بنا مجھ کو

نیکی کرنا مجھ کو سکھا دے
نیک انساں تو بنا مجھ کو

سب سے ہی میں
سِکھا دے ایسی تو وفا مجھ کو

اِس قدر پختہ ایماں ہے میرا
اب خدا خود نگہباں ہے میرا

ہم سفر کائنات ہے میری
راہبر آپ یزداں ہے میرا

ڈر نہیں ہے مجھے بھٹکنے کا
ساتھ اب میرے چوپاں ہے میرا

چلتا ہُوں جب بھی راہِ حق پر میں
اِمتحاں لیتا شیطاں ہے میرا

تیری قُربت میں گزرے ہر اک پل
بس یہی اب تو ارماں ہے میرا

خُداوند آسمان پر سے دیکھتا ہے۔ سب بنی آدم پر اُس کی نِگاہ ہے
اپنی سکُونت گاہ سے وہ زمین کے سب باشِندوں کو دیکھتا ہے۔
وُہی ہے جو اُن سب کے دِلوں کو بناتا اور اُن کے سب کاموں کا خیال رکھتا ہے۔

زبور33: 13-15

زمین
اور آسماں پر اختیار رکھتا ہے
جہاں کی
ہر ادا پر
اختیار رکھتا ہے

پانی پتھر سے وہ نِکالتا ہے
دشت و صحرا میں من اتارتا ہے

اپنے لوگوں کی مَخلصی کے لئے
رستہ قُلزم سے وہ نِکالتا ہے

بھاگ کر اُس سے جاؤں گا میں کہاں
میرے سب ہی ٹِھکانے جانتا ہے

کُل جہاں پر ہی رکھتا ہے وہ نظر
اور سب ہی زمانے جانتا ہے

دُشمنوں کا بھی مجھ کو ڈر نہیں ہے
سب ہی وہ تانے بانے جانتا ہے

اُس کی رحمت شمار کرتا ہوں
شُکر بے اِختیار کرتا ہوں

جِتنا وہ مجھ سے پیار کرتا ہے
میں کہاں اتنا پیار کرتا ہوں

مُجھ پر پہرہ ہے فرشتوں کا
میں کہاں شیطاں سے ڈرتا ہوں

جب بھی مِلتا ہے موقع کوئی
ذِکر تیرا ہی میں کرتا ہوں

کرتے ہیں جو بے سکوں اوروں کو
سکوں اُن کو عطا نہیں ہوتا

جانے کب اور کہاں یہ آ ٹپکے
موت کا کچھ پتہ نہیں ہوتا

کب کا میں تو بکھر گیا ہوتا
گر سہارہء دعا نہیں ہوتا

بات دِل کی اگر سنی ہوتی
آج یہ فاصلہ نہیں ہوتا

میں عکس ہوں ذات کا اُسی کی
ہے خاک میں روح ڈالی جِس نے

سزا جو میرے نصیب میں تھی
وہ سر پر اپنے اُ
ٹھالی جِس نے

دِیپ سے دیپ جلاتے جاؤ
تیرگی کچھ تو مٹاتے جاؤ

راستہ خُود ہی نِکل آئے گا
تُم پتھر بس یہ ہٹاتے جاؤ

بِیج تم بو کے محبت کے اب
سب کے دِل میں ہی سماتے جاؤ

تشنہ رُوحوں کو کبھی دنیا میں
گھُونٹ پانی کے پلاتے جاؤ

سب کی بس ایک ہی تو خواہش ہے
دُکھ سہ کر ہنستے و گاتے جاؤ

جستجو دِل میں جگائے رکھنا تم
خواب آنکھوں میں سجائے رکھنا تم

پہنچے گا دَر تک کسی روز اُس کے یہ
لُوباں آہوں کا جلائے رکھنا تم

آسماں ہِل جائے گا یہ ایک دن
آسماں سر پر اُٹھائے رکھنا تم

اَمن کا اِک دِن ہو گا پہرہ یہاں
دِیپ چاہت کے جلائے رکھنا تم

اُس کے در سے ہی مِلے گا سب تمہیں
اِلتجا میں سر جُھکائے رکھنا تم

مُجھ کو جو سکوں سجدے میں مِلا
کب وہ کسی بھی میکدے میں مِلا

خُوشیاں دیتا رہا عُمر بھر جو
بیٹھا اکثر وہ غمکدے میں مِلا

میں جسے ڈھونڈتا رہا باہر
وہ چُھپا مجھ کو سینے میں مِلا

جو مجھے دیتا تھا سبقِ توحید
آج وہ مجھ کو بُتکدے میں مِلا

تشنگی نیند میں رہی باقی
مُجھ کو لطف رتجگے میں مِلا

خداوند نے ہے یوں مجھے اب بحال کیا
ضرر مجھ کو پہنچائے کسی کی مجال کیا

کِسی پر خطر رستے سے گزرا ہوں جب کبھی
مجُھے ہر قدم پر ہی
خدا نے سنبھال
لیا

کِس قدر ہی باکمال تھا وہ
سرِ دار بھی پُرجلال تھا وہ

اُس کا نہیں ثانی کوئی بھی یاں
اِس قدر ہی بےمثال تھا وہ

سُولی سے بھی زِندگی بانٹتا ہے
چاہے دکھ سےخود نڈھال تھا وہ

اُس کو کبھی بھی فنا کا ڈر نہ تھا
دونوں جہاں
میں لایزال
تھا وہ

مرجھائی تھیں جورُوحیں پیاس سے
اُن کے لئے برشگال تھا وہ

رُوح سے اپنے وہ بھر دیتا ہے
دُور ڈر دِل سے وہ کر دیتا ہے

اُس پہ ایماں جو کبھی لاتے ہیں
اُن کو فضلوں سے وہ بھر دیتا ہے

خُود جو تعمیر کیئے ہیں اُس نے
اپنے لوگوں کو وہ گھر دیتا ہے

اُس کا ہوں جِس نے مجھے زِندگی دی ہے
میرا غم لے کے مجھے ہر خوشی دی ہے

نُور دنیا کا فلک کا بھی ہے وہ تو
رَستے کو جِس نے یہ روشنی دی ہے

بخشی جِسم وجاں کو قُوت ہے مرے تو
اور پھِر رُوح کو بھی تازگی دی ہے

سُولی پر جاں فِدا تک کر دی تھی اُس نے
زِندگی اُس نے مجھے ابدی دی ہے

جب بھی مانگا ہے خدا سے کبھی میں نے
ہر کمی اُس نے مر
ی پوری کی ہے

جَلا کر اُس نے دیپ الفت کے
توڑ ڈالے ہیں بُت سبھی نفرت کے

دے کے جاں اُس نے صلیب پر اپنی
راستے
کھول دیئے
سبَھی جنت

چاہنے سے کِسی کے بُرا نہیں ہوتا
آدمی ہی کی طرح خدا نہیں ہوتا

زِندگی پر کچھ تو حق ہے اُن کا جہاں میں
جِن کا محلوں میں جنم ہوا نہیں ہوتا

ہم ہی تو کرتے ہیں خُود کو جدا اُس سے
ہم سے خدا تو کبھی جدا نہیں ہوتا

ہوتا نہیں ہم کو تو خیال خدا کا
روگ ہمارا گر لا دوا نہیں ہوتا

خُود ہی خدا بن گیا ڈھال ہے اُن کی
جِن کا تو دنیا میں آسرا نہیں ہوتا

پینے کو ایسا وہ جَل دیتا ہے
پل میں جیون وہ بدل دیتا ہے

اِیماں سے مانگیں جو وہ پاتے ہیں
آج گر وہ نہیں کل دیتا ہے

سُولی پر خون اپنا بہا دیتا ہے
مُجھ کو ہر ایک دکھ سے شفا دیتا ہے

تپتی رت میں وہ سر پر گھٹا دیتا ہے
سب دکھوں سے وہ مجھ کو شفا دیتا ہے

دیکھ کر رائی بھر ایماں ابن خدا
سب پتھر راستوں سے ہٹا دیتا ہے

ہوتا ہے خود نگہبان وہ روز و شب
رات میں آگ دن میں گھٹا دیتا ہے

ہر قدم پر وہ دستر خواں میرے لئے
رُوبرو دشمنوں کے بچھا دیتا ہے

جُھکنا ہر در پہ ہی اچھی عادت نہیں
محض جھکنا سروں کا عبادت نہیں

ساتھ دینا ہے تو زندگی بھر کا دو
لمحوں کی بس رفاقت، رفاقت نہیں

گر اٹھائی ہے آواز کھل کے کہو
خوف رسوائی سے تو بغاوت نہیں

سوچ میں بھی تو لازم ہے شرم و حیا
بس نظر کا ہی جھکنا شرافت نہیں

دُور ا
ندیشی
ہے

دُور
میرے سبھی
تو
ڈر کر
دے
چال
دشمن کی
بے
اثر کر
دے

بھر دے ہر ایک دل صداقت سے
دُور ہر
دل سے
ہی تو شر
کر دے

کر کے روشن چراغ چاہت کے
نفرتیں
سب ہی بے